<u>Rohtas Mahila College , Sasaram</u>

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part II Hons paper 4th(2019-20)

Book:- Irfan-e-Jamil

Topic:-Allama Jamil Mazhari ke Fikr-o-Fan ka jaayeza

Scanned with CamScanner

16
September
Saturday

سوال: عرفانِ جمیل کے حوالے سے علامہ جمیل مظہری کے فکر و فن کا جائزہ پیش کیجئے؟

یا

جمیل مظہری کے حالاتِ زندگی اور ان کی شاعرانہ عظمت بیان کیجئے

جواب: نام سید کاظم علی اور قلمی نام جمیل مظہری ہے۔ جمیل تخلص کرتے ہیں۔ اپنے دادا مظہر حسین مظہر کی نسبت سے خود کو مظہری لکھتے ہیں۔ جمیل مظہری کی پیدائش محلہ مغل پورہ پٹنہ سٹی میں ستمبر ۱۹۰۴ء میں ہوئی تھی۔ ان کے ادبی زندگی کا آغاز گرچہ طالب علمی کے زمانے سے ہی ہو گیا تھا۔ مگر کالج کے قیام کے دوران باضابطہ اپنے مضامین اور نظموں کی اشاعت کی طرف توجہ دی۔

درویش علامہ کی طبیعت میں بے نیازی کوٹ کوٹ کر بھری ہونے کی وجہ کر اپنی تخلیقات کی اشاعت کے لئے زیادہ تگ و دو نہیں کرتے پھرتے تھے۔

جمیل مظہری نے اردو نثر اور شاعری دونوں کو مالا مال کیا ہے۔ ان کی نظموں کا مجموعہ "نقشِ جمیل" اور غزلوں کا مجموعہ "فکرِ جمیل" ان کی زندگی میں شائع ہو چکا تھا۔ ایک مثنوی "آب و سراب" اور مراثی کا مجموعہ "عرفانِ جمیل" بھی چھپ چکا تھا۔ ان کی وفات کے بعد بہار اردو اکاڈمی نے ان کی غزلوں کا مجموعہ "آثارِ جمیل" اور نثری تخلیقات کا مجموعہ "منثوراتِ جمیل" کے نام سے دو جلدوں میں شائع کیا۔

17 SUNDAY

پیشِ نظر "عرفانِ جمیل" علامہ نے جمیل مظہری کے کہے گئے مرثیے اور اکثر قصائد و سلامات کا مجموعہ ہے۔

علامہ جمیل دورِ جدید کے عظیم الشان شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے دم توڑتے اردو مرثیے کو زندگی کی توانائی بخشا۔ میر ببر علی انیس اور مرزا سلامت علی دبیر کے بعد مرثیہ گوئی کا

Scanned with CamScanner

مسلسل انحطاط پذیر معدوم ہو گیا تھا۔

انیس و دبیر کی مرثیہ نگاری میں اس فن کو جس کمال صناعی کی طرح بام ثریا تک پہنچا دیا تھا اس کے بعد کے مرثیہ نگاروں نے کچھ جدتیں پیدا کرنے کی کوشش کیں۔ مثلاً مرثیہ میں "ساقی نامہ" اور بہاریہ عناصر کا اضافہ کیا۔ لیکن اس کے عناصر مرثیے کے فنی رکھ رکھاؤ اور مخصوص لب و لہجے کے وقار کو نابود کرنے میں معاون ثابت ہوئے۔ اور لوگوں کا مرثیہ گوئی کی طرف رجحان کم ہوتا گیا۔ مرثیے کی فضا پر افسردگی چھائی ہوئی تھی۔ لہٰذا مرثیہ زوال پذیر ہوتا گیا۔ کیونکہ مرثیہ انیس اور دبیر تک ہی سمٹ کر رہ گیا تھا۔

اچانک فن مرثیہ میں ایک تلاطم آیا اور مرثیہ کی فضاء میں ایک خوشگوار جنبش کا احساس ہوا۔ 1930 میں

...کی نمائندگی ہوتی تھی لیکن...
اچانک فنِ مرثیہ میں ایک طلاطم آیا۔ اور مرثیے کی فضا میں ایک خوشگوار جنبش کا احساس ہوا۔ ۱۹۳۳ء
میں جمیل مظہری کی مرثیہ نگاری کا جوہر دم توڑتی مرثیے کی فضا کو سیراب اور منور کر گیا۔ "عرفانِ عشق" کے
عنوان سے جمیل مظہری نے اپنا پہلا مرثیہ لکھا۔ علامہ مظہری کے فن کی سب سے بڑی خصوصیت ان کا فلسفیانہ انداز بیان ہے
انہوں نے فلسفۂ جبر و قدر، تقدیر و تدبیر، جزا و سزا، ترقی و تنزلی، حیات و کائنات سے متعلق جو
موضوعات پر ایک نئے زاویے سے غور کیا ہے اور ان مشاہدات کو بھرپور فنی رکھ رکھاؤ کے ساتھ شعری جامہ
عطا کیا ہے۔ اس اعتبار سے وہ اپنے مرشدِ فن علامہ اقبال سے بہت قریب رکھے جا سکتے ہیں۔ غرض فکر کی بنا پر
جمیل مظہری کے مرثیوں میں اس طرح رچی بسی ہے کہ ایک دوسرے کا پیراہن نظر آتے ہیں۔ گویا